بسم اللہ الرحمن الرحیم

شَهرُ رَمَضَانَ الَّذِی اُنزِلَ فِیهِ القُرآن

نیکیوں کا موسم بہار

تحریر و ترتیب

ابو القمر حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی (ایم۔اے اسلامیات)

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

پٹھانوالہ جھنگ روڈ فیصل آباد

فون 0300 6661755

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسول الکریم ○ اما بعد ○ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ○

☆ عربی لغت میں صوم کے معنی امساک یعنی روک لینے کے ہیں انسان روزہ کی حالت میں خود کو کھانے پینے سے روک لیتا ہے نیز روزہ میں حدود اللہ اور احکام الٰہی کی پابندی کرنے سے انسان میں ضبط نفس اور دیگر خواہشات نفسانیہ کو روک لینے کی قوت پیدا ہوتی ہے اس لیئے اس عبادت کو صوم کہا گیا ہے۔

☆ اصطلاحی معنوں میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک ترک اکل و شرب" لغویات فحوش و منکرات سے بچنے اور اجماع کو چھوڑ دینے کا نام ہی صوم نہیں بلکہ کمال صوم تو یہ ہے کہ معاصی و منکرات کے خدشات سے بچ کر ایک نیاز مند بندہ اپنے بے نیاز رب کے حضور پیکر عجز و نیاز بن جائے اور اپنے گناہوں کا برملا اعتراف کر کے معافی کا خواستگار ہو۔

☆ رمض سے مشتق رمضان کا لفظ ایک ایسے روحانی اور مبارک ماہ کی علامت ہے جو گناہوں کو جلا کر خاکستر و بے نام کر دیتا ہے اس طرح اہل صیام گناہوں کی کثافتوں' آلودگیوں اور آلائشوں سے بالکل منزہ و پاک ہو جاتے ہیں اور یہ صفائی ان کے ابدان و ارواح میں ایک ایسی روحانی قوت پیدا کر دیتی ہے جس سے وہ پاکیزگی حیات کی انتہائی بلندیوں پر فائز ہو جاتے ہیں' اس ماہ میں بہشت بریں کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ابلیس ملعون کو جکڑ دیا جاتا ہے' رحمت الٰہی کی فراوانی اور جود و عطا کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر بندے کو ایک نیکی کے بدلے سات سو گنا تک کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ ماہ رمضان کی فضیلت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ اس مہینہ میں رب کریم نے اپنا مقدس صحیفہ یعنی قرآن کریم' محبوب کریم ﷺ پر نازل فرما کر انسانیت کو ایسے نادر نسخہ کیمیاء سے نوازا جس کی تعلیمات پر عمل کر کے ہم نہ صرف سچے مسلمان اور مومن بن سکتے ہیں بلکہ اس کی ایک ایک آیت کریمہ دنیاوی اور اخروی کامیابی کی ضمانت فراہم کرتی ہے اس کتاب کے تمام احکام نسل انسانی کے لیئے سرچشمہ ہدایت اور مینار نور ہیں اس کے نور ہدایت سے نہ صرف عرب کے بادیہ نشینوں نے اپنی تاریک اور جہالت و ذلالت سے آلودہ راہوں کو ہموار یا بلکہ اہل یورپ' روس کے کمیونسٹ اور چین و جاپان کے بدھ مت لوگوں نے اخلاق و مروت تہذیب و تمدن اور ترقی و ارتقاء کے ایسے اسباق حاصل کیے جن سے ان کی زندگیوں میں حیرت انگیز انقلاب آ گیا۔ رمضان المبارک میں قیام اللیل کی صورت میں عالم اسلام کے مسلمان اس کی سالگرہ منا کر اپنے لیئے روحانی تسکین اور قلبی

سکون حاصل کرتے ہیں۔

☆ یہ ماہ حصول روحانیت کے لیئے ایسا موسم بہار ہے جو ہر مومن کے قلب و نظر میں نیکیوں کے حسین شگوفے کھلا کر ان کی حیات میں ایک عجیب سہانی خوشگواری پیدا کرتا ہے' روز اول سے روز آخر تک شب و روز رحمت الٰہی کا مسلسل نزول ہوتا رہتا ہے۔ روزہ ایسی مخفی اور پوشیدہ عبادت ہے جس کا راز بندے اور خالق کے درمیان محفوظ ہوتا ہے اسی وجہ سے اجروثواب میں روزہ ایک امتیازی اور منفرد حیثیت رکھتا ہے چونکہ روزہ دین اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے اس لیئے اس کی ادائیگی کا حکم نہ صرف امت محمدیہ ﷺ پر نازل ہوا بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے ختم الانبیا ﷺ تک جتنے بھی انبیاء علیہم السلام تشریف لائے انہوں نے اس حکم پر عمل کیا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون○

اے اہل ایمان! تم پر روزے فرض کیئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کیئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

☆ امام رازی رحمتہ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ عبادت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر بعد ازاں تشریف لانے والے جملہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں پر فرض تھی' کوئی بھی امت اس حکم الٰہی سے مستثنٰی نہ رہی روزہ کا مفہوم مختلف اشکال میں مختلف مذاہب و اقوام میں جداگانہ حیثیت کا حامل رہا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اس کی ابتدا ہوئی اور آپ علیہ السلام ایام بیض یعنی چاند کی 13' 14 اور 15 تاریخ کو روزہ رکھتے تھے۔ اصل یہود یوم عاشورہ اور دیگر مخصوص ایام میں روزے رکھتے تھے جبکہ نصاریٰ کے یہاں ہماری طرح ایک ماہ کے روزہ رکھے جاتے مگر فرق صرف یہ ہے کہ انہوں نے مذہبی احکام میں کچھ تبدیلیاں کر کے روزے کو بھی حسب منشاء اپنے سانچے میں ڈھال لیا۔ صرف پروٹسٹنٹ عیسائیوں نے خود کو اس کی مشقت و محنت سے علیحدہ اور مبرا رکھا۔ رومن کیتھولک فرقہ میں روزہ کا ایک رسمی رواج ابھی تک بھی پایا جاتا ہے' اس طرح آتش پرستوں (مجوسیوں) میں بھی روزہ رکھنے کا تصور موجود ہے' ہندوؤں کے مختلف فرقے بھی کئی طرح کے روزے رکھتے ہیں۔ امام بخاری نے تاریخ اور طبرانی نے معجم میں سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا نصاریٰ پر بھی روزے واجب تھے ہجرت کے دوسرے برس تمام مسلمانوں پر فرض کر دیئے گئے۔ معلوم یہ ہوا کہ دنیا کا کوئی فرقہ' مذہب اور گروہ ایسا نہیں گزرا جو

روزے نہ رکھتا ہو۔ اگر دیکھا جائے تو روزہ عصر حاضر میں بھی اپنی کسی نہ کسی شکل میں ان کے درمیان موجود ہے' وہ الگ بات ہے کہ اس کی ہیت کو ان لوگوں نے اپنی ذاتی مصلحتوں کے پیش نظر بدل لیا ہے تاہم جہاں تک روزہ کی اصل حقیقت اور سچائی کا تعلق ہے ہر مذہب کے پیروکار اسے تسلیم کرتے ہیں۔ بیشتر مذاہب باطلہ کی مسخ شدہ کتب میں اب تک روزہ کے ہلکے ہلکے نقوش اور نشانات مختلف حوالہ جات سے ملتے ہیں کہ روزہ کے اصول اور ادب و احترام کے طریقے گو آب و ہوا' قومیت' تہذیب و تمدن اور جغرافیائی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں تاہم اس بات کو تسلیم کرنا مشکل ہے کہ کوئی مذہب روزہ کی عبادت سے قطعی و یکسر مستثنیٰ رہا ہو امم سابقہ نے روزہ کو ایک گراں بوجھ اور اظہار حزن و ملال کا اربعہ بنالیا تھا لیکن دین اسلام نے ان کی اس غلط روش کا ازالہ کرتے ہوئے اس کی وضاحت اور اصلاح کر دی کہ روزہ تو خود ایک تعمیری' فلاحی' انقلابی اور اصلاحی عبادت ہے روزہ کے حکم سے کسی انسان کو تنگ کرنا یا مصائب و مشکلات میں ملوث کرنا قطعاً مقصود نہیں ہے روزہ کا بنیادی اور اولین مقصد یہ ہے کہ تم خود میں ضبط' تحمل برداشت' مشکلات سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ پیدا کرکے تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تمہارے اندر ضبط نفس کی قوت پیدا ہو جائے روزہ انوار الہیہ اور تجلیات قدسیہ کے حصول کا نہایت موثر اور بہترین ذریعہ ہے اس ماہ مبارک کی ریاضت و عبادت اور ہمہ وقت مالک الملک کی بارگاہ میں پیکر عجز و نیاز بن کر سربسجود رہنے کا عمل دیگر مہینوں کی عبادات سے زیادہ اثر انگیزی کا سبب بنتا ہے۔ ماہ صیام کے روزے ضعیف روح اور بیمار دل کے لیئے ایک ایسا زود اثر اور مجرب نسخہ ہے جس کے استعمال سے انسانی عوارض بالخصوص روح انسانیہ میں تقویٰ پرہیزگاری کا مادہ اور برق کی قوت پیدا ہو جاتی ہے یہ غیر معمولی طاقت انسان کو اعمال حسنہ اور افعال صالحہ کی جانب عمل پیرا ہونے میں مدد دیتی ہے۔ اس طرح بندہ خود احتسابی کے عمل سے اپنے دل میں برائیوں کے خلاف نفرت پیدا کرکے روحانی اور بدنی آلودگیوں سے پاک ہو جاتا ہے اس کی ذات اس قابل ہو جاتی ہے کہ اپنے آپ کو رضائے الٰہی کے مطابق ڈھال کر کامیاب اور پرسکون زندگی گزار سکے' اطاعت ربی کے تحت گزرنے والی زندگی سے قلب میں ہر آن اپنے رب کو خوش کرنے کی لگن اور تڑپ موجزن رہنے لگتی ہے' یہ اتنا متبرک مہینہ ہے کہ راحت جاں ﷺ بڑی اشتیاق اور بے چینی سے اس کا انتظار فرمایا کرتے تھے جب رجب اور شعبان کا چاند نظر آجاتا تو دعا فرماتے اے اللہ! ہمیں رمضان تک پہنچا دے اور جب ماہ رمضان بالکل قریب آجاتا تو رمضان کی فضیلتوں برکتوں پر مشتمل خطبات مقدسہ دیتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رمضان کی اہمیت

سے کامل مستفید ہونے کی ہدایت فرماتے۔ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار شعبان کی آخری تاریخوں میں محبوب کریم ﷺ نے خطبہ فرمایا اے لوگو! ایک بڑی عظمت اور برکت والا مہینہ تم پر اپنا سایہ کرنے والا ہے اس ماہ کی ایک شب ایسی ہے جس کی عبادت ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے' رمضان کے تینوں عشروں کے متعلق کہا گیا ہے کہ عشرہ اول رحمت و رافت کا سرچشمہ عشرہ دوم بخشش و مغفرت کا مظہر جبکہ عشرہ سوم میں خطاکاروں کو جہنم سے آزادی اور نجات دی جاتی ہے۔

☆ روزہ ایک ایسا نازک آبگینہ ہے جو بدپرہیزی کی خفیف سی ٹھوکر سے چکنا چور ہو سکتا ہے لہٰذا روزہ دار کو بڑا محتاط رہنا چاہیے' روزہ چونکہ خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے رکھا جاتا ہے لہٰذا اس کی جزا بھی وہ خود ہی عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رمضان المبارک کی صورت میں آئے ہوئے اپنے مہمان کا بے حد احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رمضان میں محبوب کریم ﷺ کے جود و سخا کا عالم: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ محبوب دو جہاں ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان کی راتوں میں پہلے سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے جبکہ آپ سے جبریل امین آکر ملاقات کرتے تھے اور یہ ملاقات رمضان کے مہینے کی ہر رات میں ہوتی تھی۔ پس وہ آکر' بلاناغہ آپ کے ساتھ قرآن پاک کا دور کرتے تھے اس لئے محبوب کریم ﷺ ان دنوں میں "خیر و برکت کے ساتھ بھیجی ہوئی ہوا" سے بھی زیادہ کریم و سخی ہوتے تھے۔

روایت حدیث سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مقصد؟: یہ راویت بڑی ہی معنی خیز' حضرت ابن عباسؓ کے پاکیزہ جذبات کی ترجمان اور محبوب کریم ﷺ کی شان جود و سخا کے بارے میں ان کے لطیف احساسات کی عکاس ہے۔ جس سے آگاہ ہو کر انسان کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ روح کیف و سرور سے جھوم اٹھتی ہے اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دعائیں دیتی ہے جنہوں نے سرکار دو عالم ﷺ کی شان جود و سخا اور مقام نوازش و عطا سے پردہ اٹھا کر انہیں مسرت سے جھومنے اور ایمان کو تازگی بخشنے کا موقعہ فراہم کیا۔

☆ اس بیان سے ان حیرت انگیز مشاہدات اور زندگی بھر کے تجربات سے حاصل ہونے والے تاثرات کا اظہار مقصود ہے۔ جو عطا و نوازش کے لافانی اور حیران کن مظاہرہ دیکھ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر طاری ہوئے اور آپ کو یہ سوچنے اور کہنے پر مجبور کر دیا کہ محبوب کریم ﷺ جیسا کوئی سخی نہیں۔ مثال کے طور پر ایک حدیث کا ذکر بے جا نہیں ہو گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں۔

☆ اسلام کے نام پر محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس چیز کا سوال کیا جاتا تھا' وہ آپ عطا فرما دیتے تھے۔ ایک آدمی آیا' آپ نے اسے بکریوں سے بھری ہوئی وادی بخش دی وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور بولا اے لوگو! مسلمان ہو جاؤ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' اس شخص کی طرح عطا کرتے ہیں جو تنگدستی سے بالکل نہیں ڈرتا"

☆ شب و روز پیش آنے والے' اسی قسم کے محیرالعقول واقعات کی روشنی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ بتانا چاہتے تھے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شک و شبہ کے بغیر سب سے زیادہ جواد و کریم' لکھ بخش داتا' غریب نواز تھے۔ آپ کی اس بینظیر اور منفرد خوبی کو' اپنے پرائے سب تسلیم کرتے تھے مگر ابن عباس رضی اللہ عنہ یہاں' اپنے تاثرات کے ذریعے ایک اور چیز بیان کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ آپ کے کرم و سخاوت کی کیفیت یکساں نوعیت کی نہیں تھی اگرچہ جود و عطا کا سلسلہ جاری رہتا تھا مگر کبھی اس میں سمندر کی طرح تموج پیدا ہو جاتا تھا اور سائل و گداگر اس طرح جھولیاں بھرتے تھے کہ تنگی داماں کا گلہ پیدا ہو جاتا تھا۔ علم و عرفان کے پیاسے اس طرح سیراب ہوتے تھے کہ تشنگی کا احساس مٹ جاتا تھا۔ ہر طبقہ' ہر طرح سے مطمئن اور لبریز ہو کر لوٹتا تھا۔ نور و عطا کا ایسا باڑہ بٹتا تھا کہ لینے والے اور دیکھنے والے سب حیران رہ جاتے تھے۔

☆ چنانچہ دوسرے مہینوں کے مقابلہ میں' ماہ رمضان میں دریائے سخاوت جوش پر ہوتا تھا اور سخاوت اس حد تک بڑھ جاتی تھی کہ بادلوں سے لدی ہوئی ہواؤں کی خیر و برکت بھی اس کے سامنے ماند پڑ جاتی تھے۔

☆ اپنے اس بیان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دوسری بات یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رمضان کے مہینوں میں ایسی کیفیت کیوں پیدا ہو جاتی تھی اور اس کے اسباب کیا تھے؟ اس راز سے آپ نے اس طرح پردہ اٹھایا ہے کہ اس مہینے میں جبریل امین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تھے اور قرآن پاک کا دور کرتے تھے اس ملاقات اور دور سے جو انکشاف تام' روحانی ارتقاء اور عروج و حضور حاصل ہوتا تھا' وہ آپ کو نعمت گراں بار' عام کرنے پر مجبور کر دیتا تھا' اس لیئے آپ فیض لٹاتے تھے اور اس طرح لٹاتے تھے کہ تند و تیز ہوائیں بھی پیچھے رہ جاتی تھیں یا دامن طلب پھیلا کر کھڑی ہو جاتی تھیں۔

☆ ایک سطح میں انسان کو تو بے شک اس ملاقات اور دور قرآن میں کوئی خاص بات نظر نہ آتی ہو مگر اہل نظر اور صاحب روحانیت جانتے ہیں کہ اہل روحانیت کے قرب میں قرآن پاک کی تلاوت کیسی کیسی فتوحات عطا کرتی ہیں اور رحمت و برکت کے بند دروازوں

کو کس طرح کھولتی ہے۔

☆ ان ہی حاصل ہونے والی نعمتوں کے شکرانے کے طور پر محبوب کریم ﷺ بھی خزانوں کے منہ کھول دیتے تھے اور جو کچھ ہوتا تھا خیرات کر دیتے تھے۔

☆ اس سے یہ بھی تعلیم ملتی ہے کہ اہل اللہ کی صحبت میں بیٹھنے سے دل کو کشاد نصیب ہوتی ہے لہٰذا ان کی سنگت کو غنیمت جاننا چاہیئے اور جب فتوحات نصیب ہوں تو بخل کرنے کی بجائے اپنے بھائیوں کو بھی اس میں شریک کرنا چاہیئے۔ ہر نعمت پر شکر واجب ہوتا ہے اس لیئے یہاں بھی شکر سے گریز نہیں کرنا چاہیئے اور سخاوت و خیرات کے دروازے کھول دینے چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید ظاہری اور باطنی نعمتیں نصیب ہوں۔

جود کا مفہوم: اس حدیث میں لفظ "اجود" آیا ہے جو "جود" سے بنا ہے "جود" سخاوت کو اور "جواد" اس شخص کو کہتے ہیں جو بہت ہی سخی' دریا دل اور فیاض ہو۔

☆ عام خیال یہ ہے کہ صرف مال و دولت اور وہ بھی کثیر مقدار میں خرچ کرنے کو جود کہتے ہیں حالانکہ یہ خیال غلط ہے' جود کا اصل مفہوم یہ ہے کہ انسان صرف رضائے الٰہی کے لیئے خرچ کرے اس کے علاوہ جود مال و دولت کے ساتھ بھی خاص نہیں بلکہ علوم و معارف عام کرنے اور حکمت و بصیرت کی معنوی دولت لٹانے کا نام بھی جود ہے۔

☆ جود کے لیئے مال و دولت کی کثیر مقدار بھی شرط نہیں' بلکہ انسان کے پاس موجود کل مال کا اعتبار ہے اگر ایک کروڑ پتی ایک لاکھ روپیہ خیرات کرتا ہے اور دوسری طرف ایک غریب آدمی ایک روپیہ دیتا ہے تو یہ افضل ہوگا کیونکہ اس کے پاس ایک روپیہ ہی تھا جو اس نے دے دیا گویا کل مال خیرات کر دیا۔

☆ ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ تھا اس نے دس ہزار روپیہ خرچ کیا۔ دوسرے کے پاس دس ہزار تھا اس نے کا مال میں سے ایک ہزار خرچ کیا اور تیسرے کے پاس صرف دس روپے تھے اس نے اس میں سے ایک روپیہ خرچ کیا تو ان تینوں کو دسواں حصہ خرچ کرنے کا مساوی ثواب ملے گا کیونکہ مال کی مقدار اور کثرت کا اعتبار نہیں کل مال کا اعتبار ہے۔ جود کا ایک اور مفہوم بھی ہے' جسے انسانوں کے تقابلی مطالعہ سے سمجھا جا سکتا ہے۔

انسانوں کا تقابلی مطالعہ: خست و سخاوت کے حوالے سے انسانوں کی چار قسمیں ہیں۔

(1) ممسک: اس شخص کو کہتے ہیں' جو اس حد تک کنجوس مکھی چوس ہو کہ اپنی دولت کو ہوا تک نہ لگائے نہ خود کھائے نہ دوسروں کو کھلائے۔

(2) بخیل: اس شخص کو کہتے ہیں جسے اپنی ذات بہت عزیز ہو' اپنے آپ پر تو خرچ کرے مگر دوسروں پر اس کو خرچ کرتے ہوئے اس کے دل کو تکلیف ہو۔ کنجوسی' کمینی اور خست ان دونوں قسموں کے برعکس۔

(3) سخی: اس شخص کو کہتے ہیں' جو دریا دل' کشادہ دست اور فیاض ہو' اپنی کمائی میں ناداروں' غریبوں اور ضرورت مندوں کو حصہ دار سمجھتا ہو اور کھلے دل سے ان کی امداد کرتا ہو۔ اس کے علاوہ اپنی ذات پر بھی خرچ کرتا ہو۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں' سخی وہ ہوتا ہے جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے جبکہ:

جواد یا اجود: اس عالی پایہ انسان اور بے مثل سخی کو کہتے ہیں' جو سخاوت کرتے ہوئے اپنی ذات کو بھول جائے' دوسروں کو کھلا دے عطا کر دے اور نہ خود کھائے۔

☆ محبوب دو جہاں ﷺ ایسے ہی اجود اور بے مثال سخی تھے' دیکھتے ہی دیکھتے انبار لٹا دیتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمایا اگر احد پہاڑ سونا بن جائے تو ہم وہ بھی سب راہ خدا میں لٹا دیں اور غروب آفتاب سے پہلے اہل استحقاق میں تقسیم کر دیں۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دیگر دوستوں کے ہمراہ بارگاہ رسالت میں حاضر تھے اور محبوب کریم ﷺ کی دید اور نوازش و عطا کے مزے لوٹ رہے تھے' سرکار دوعالم ﷺ نے غرباء میں سب کچھ تقسیم فرما دیا۔ دولت کے ڈھیر' لوگوں کے گھروں میں چلے گئے۔ ایک آدمی دیر سے پہنچا' سب کچھ تقسیم ہو چکا تھا' گویا ہوا آقا! غلام در پر حاضر ہے اسے نوازا جائے شان کریمی نے گوارا نہ فرمایا کہ اسے مایوس کریں۔ حکم ہوا: فلاں دکان پر چلے جاؤ' جو کچھ لینا ہو' وہاں سے ادھار لے لو'' بعد میں ادائیگی ہم کر دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بڑی عجیب سی لگی۔ بولے یا رسول اللہ ﷺ خدا تعالیٰ نے آپ کو مکلف نہیں فرمایا کہ لوگوں کو ادھار پر چیزیں لے کر دیں۔ ٹھیک ہے اگر کچھ موجود نہیں تو معذرت کر لیں' جب کچھ آئے تو پہلے انہیں دے دیں گے۔

☆ طبع سخا پیشہ اور مزاج کریمانہ پر یہ بات بڑی ناگوار گزری' ناراضگی کے آثار چہرہ انور سے نمایاں ہو گئے۔ یہ صورتحال دیکھ کر ایک صحابی بہت خوف زدہ ہوئے اور سہم گئے۔ راحت جاں ﷺ کی ناراضگی کے نتائج سے وہ بخوبی آگاہ تھے۔ حالات کو قابو میں لانے کے لیئے بڑے ادب سے فوراً عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ ولا تخف من ذی العرش اقلالا

میرے آقا! خوب خرچ کیجئے اور قلت کا بالکل اندیشہ نہ کیجئے۔ عرش والا خود بندوبست فرما دے گا حسب حال مزاج کے مطابق یہ بات سن کر محبوب کریم ﷺ خوش ہو گئے اور ارشاد

فرمایا اسی انداز کی سخاوت کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔

☆ زندگی میں کسی سائل کو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ "نہیں ہے" بلکہ کچھ نہ کچھ عطا فرما دیتے تھے اک لفظ "نہیں" ہے جو تیرے لب پہ نہیں ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہ نے اس کو یوں بیان فرمایا ہے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شاہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

ایک عربی شاعر کہتا ہے۔

ما قال "لا" قط الا فی تشهده
لولا التشهد كانت لائه نعم

آپ ﷺ نے تشہد کے سوا کبھی "لا" نہیں کہا۔ اگر تشہد میں نہ ہوتا یقیناً "لا" کی جگہ نعم ہوتا ایک فارسی شاعر نے اسے یوں نظم کیا ہے۔

نرفت "لا" بزبان مبارکش ہرگز
مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ

آداب رمضان: رمضان المبارک کی ایک ایک ساعت اللہ کی رحمت اور بے پایاں فضل واحسان کا خزینہ ہے ان مبارک لمحات کو شایان گزارنے کا اہتمام ہی مومن کا شیوہ اور مسلمان کی سعادت ہے اس لیئے درج ذیل آداب کو ملحوظ رکھا جانا ضروری ہے

(1) پورے ذوق و شوق کے ساتھ رمضان المبارک کا استقبال کریں اور ماہ مقدس کا چاند نظر آنے پر مسنون دعائیں پڑھیں۔

(2) رمضان المبارک میں عبادات اور اعمال صالحہ کا خصوصی اہتمام کریں۔ فرائض کے علاوہ نوافل بھی کثرت سے ادا کریں کہ اس ماہ مقدس میں نفلی عبادت عام مہینوں کی فرض عبادات کی طرح اور ایک فرض ادا کرنا دونوں میں ستر فرائض ادا کرنے کے برابر اجر و ثواب کا باعث ہے۔ نیز اس مہینے میں نہایت عاجزی اور ذوق و شوق سے زیادہ دعائیں کریں۔

(3) پورے مہینے کے روزے نہایت ذوق و شوق اور اخلاص کے ساتھ رکھیں۔ بلاعذر کوئی روزہ نہ چھوڑیں کہ جو شخص ماہ رمضان کا ایک روزہ ترک کردے وہ ساری عمر قضاء روزے رکھتا رہے تب بھی ایک روزے کا بدل نہیں ہو سکتا۔ پھر ماہ رمضان کے روزے انسان کی تربیت اور تزکیہ نفس کے جس مقصد کے لیئے مقرر کیئے گئے ہیں، بلاعذر ایک روزہ بھی چھوڑنے سے وہ مقصد پورا نہیں ہوتا۔

(4) اگر کبھی شرعی عذر کی بنا پر روزے نہ رکھ سکیں، تب بھی احترام رمضان میں افطار کے وقت تک کھانے پینے سے پرہیز کریں۔

(5) ماہ رمضان میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کریں کیونکہ اس مہینے کو قرآن پاک سے خصوصی تعلق اور مناسبت ہے۔ نزول قرآن مجید کا آغاز اسی ماہ مبارک میں ہوا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز نے لکھا ہے کہ رمضان کا مہینہ ان تمام برکتوں، رحمتوں اور سعادتوں کا سرچشمہ ہے جو قرآن حکیم کے فضائل و کمالات کا ثمر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس مہینے میں قرآن حکیم کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا ذوق شوق بڑھ جاتا ہے۔

(6) تراویح کی نماز خشوع و خضوع اور ذوق و شوق کے ساتھ پڑھیں۔ تراویح میں پورا قرآن پاک پڑھنے یا سننے کا اہتمام کریں تاکہ آپ کی زندگی پر اس کا اثر پڑے، اللہ تعالیٰ کا قرب بڑھے اور اس کی رضا خوشنودی حاصل ہو۔

(7) اس مہینے میں جتنا زیادہ ہو سکے صدقہ و خیرات کریں۔ غریبوں، بیواؤں اور یتیموں کی خبرگیری کریں۔ ان کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ ضرورت مندوں کے کام آئیں اور ان کی مالی امداد کریں کہ یہ ہمدردی، سخاوت اور ایثار کا مہینہ ہے۔

(8) رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کریں اور اس کی طاق راتوں میں شب قدر کو پانے کی کوشش کریں، شب قدر میں زیادہ سے زیادہ ذکر و تلاوت، تسبیح و عبادت، توبہ و استغفار اور دعا کا اہتمام کریں کہ اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

(9) رمضان شریف میں لوگوں کے ساتھ نہایت ہمدردی اور شفقت کا سلوک کریں۔ اپنے ملازمین سے گفتگو اور رویئے میں نرمی برتیں۔ انہیں زیادہ سہولتیں دیں اور فراخ دلی سے ان کی ضرورتیں پوری کریں۔ اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی رحمت، محبت اور فیاضی کا برتاؤ کریں۔

(10) ماہ رمضان کی مالی عبادت صدقہ فطر پوری رغبت اور اہتمام کے ساتھ عید کی نماز سے اتنا پہلے ادا کریں کہ حاجت مند اور نادار لوگ آسانی سے عید کی ضروریات پوری کر سکیں اور سب کے ساتھ عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔

(11) رمضان کے مبارک مہینے میں خود زیادہ سے زیادہ نیکی کمانے پر کمربستہ رہیں۔ ساتھ ہی دوسروں کو بھی نہایت سوز و گداز، جذبہ و اخلاص اور حکمت و بصیرت کے ساتھ نیکی اور خیر کی ترغیب دیں تاکہ پورے معاشرہ میں نیکی اور پارسائی کی فضا عام ہو جائے اور اس کی

دیرپا اثرات سامنے آئیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ "اس مہینے کو انسان نیکی یا بدی جس حال میں گزارے سارا سال اس کا وہی حال رہتا ہے"

آداب روزہ: (1) رمضان کے مہینے میں نہایت ذوق و شوق اور پورے اہتمام کے ساتھ روزے رکھیں۔ روزہ اللہ تعالیٰ کو تمام اعمال سے زیادہ محبوب ہے۔ اس کا اجروثواب لامحدود اور عام قانون رحمت سے بالاتر ہے۔ روزہ صبر کا ذریعہ' تقویٰ کی کنجی اور عبادت کا دروازہ ہے۔ یہ انسان کو گناہوں سے بچاتا اور قرب الٰہی کی اعلیٰ منزل سے ہمکنار کرتا ہے یہ مسلمانوں میں اخوت کا شعور ابھارتا اور معاشرہ میں ہمدردی و ایثار کی ایک لہردوڑاتا ہے۔ فی الواقع روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کی مثل کوئی دوسری عبادت نہیں۔

(2) روزے کو محض ایک معاشرتی رسم اور سماجی تہوار نہ بنائیں۔ یہ اسلام کا بنیادی رکن اور بے مثال عبادت ہے۔ اسے پورے شعور و آگہی اور کامل اہتمام کے ساتھ نہایت ذوق و شوق سے انجام دیں۔ روزہ خلوص نیت کے ساتھ اظہار عبدیت' جذبہ اطاعت اور رضائے الٰہی کے لیئے رکھیں۔ اس کے عظیم اجر و ثواب اور منافع ثمرات کی تمنا و التجا کریں۔

(3) روزے کا مقصد تزکیہ نفس اور تعمیر سیرت و کردار ہے۔ اس لیئے محض بھوکا پیاسا رہنے کو روزہ نہ سمجھیں۔ ہر برائی گناہ اور بے حیائی سے بچنے کی پوری کوشش کریں جو شخص کھانے پینے کا روزہ رکھے مگر گناہ' نافرمانی اور شریعت کی مخالفت سے باز نہ آئے وہ اپنے گمان میں روزہ دار ہے مگر اللہ کے ہاں نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی نہایت اہتمام سے وضو کرے لیکن نماز نہ پڑھے یا جیسے کوئی مریض کھانے سے پرہیز کرے اور زہر کی پڑیا پھانک لے۔ ایسے روزہ داروں کے بارے میں محبوب کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا"

☆ روزہ صرف پیٹ یا شرمگاہ کا نہیں پورے وجود کا ہونا چاہیئے۔ ذہن کو باطل افکار سے' دل کو غلط ارادوں سے اور اعضاء و جوارح کو برے اعمال سے محفوظ رکھیں۔ آنکھوں کو بدنگاہی سے' زبان کو جھوٹ' غیبت' چغلی اور بدکلامی سے اور ہاتھ پاؤں کو نافرمانی ایذا رسانی سے بچائیں۔ غرض اپنے ظاہر و باطن کو ہر طرح کی معصیت اور آلودگی سے پاک کریں تاکہ روزہ صحیح معنوں میں روزہ بن سکے۔

(5) روزہ میں زیادہ وقت تلاوت قرآن پاک، ذکر الہٰی، نوافل، درود و سلام اور توبہ و استغفار میں گزاریں۔ لہوولعب، کھیل تفریح اور زیادہ سونے سے احتراز کریں۔ دل بہلانے اور روزہ گزارنے کے لیئے خوش گپیوں کی عادت بھی سخت ناپسندیدہ ہے۔ اس سے روزہ کے اصل مقاصد پر زد پڑتی ہے۔

(6) روزہ رکھنے کے لیئے سحری ضرور کھائیں۔ اس طرح بدن میں نقاہت اور سستی پیدا نہیں ہوگی۔ سحری کے لیئے جاگنے پر نماز تہجد کی توفیق میسر آئے گی اور سحر خیزی کی عادت پڑے گی۔ سحر کا وقت انتہائی مقدس، پاکیزہ اور خوشگوار ہوتا ہے۔ اس وقت کی بیداری، عبادت اور اتباع سنت میں سحری کھایا کرو اس میں برکت ہے۔

☆ سحری دیر سے کھائیں اور افطار جلد کریں۔ یہ محبوب کریم ﷺ کی پاکیزہ سنت ہے اور اس کی پیروی سراسر خیروبرکت کا باعث ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ "سحری میں تاخیر اور افطار میں جلد کرنا اپنے عجز و انکسار اور فقر و احتیاج کا اظہار ہے جو مقام بندگی کے مناسب ہے۔"

(8) سحر و افطار کے لیئے حلال اور پاکیزہ خوراک کا اہتمام کیجئے۔ حرام روزی سے پرورش پانے والے جسم کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ دن بھر روزہ کے نام پر بھوک پیاس برداشت کرنا اور شام کو حرام غذا سے افطار کرنا پرلے درجے کی حماقت ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ گویا ایک محل تعمیر کیا اور پھر اس سمیت سارا شہر ملیا میٹ کر دیا۔

(9) سحری اور افطاری کے وقت پر خوری اور سیر شکمی سے پرہیز کریں۔ صرف اتنا کھائیں کہ جسم و جاں کا رشتہ برقرار رہے اور اعمال اور عبادات بجالانے کے لیئے قوت و توانائی حاصل ہو۔ روزہ کا مقصد خواہش نفس کا زور توڑنا اور بھوک پیاس کی مشقت برداشت کرنا ہے تاکہ یہ جسمانی ریاضت تزکیہ روح کا ذریعہ ہے۔

(10) رمضان میں وقتاً فوقتاً دوسروں کو روزہ افطار کرانے کا اہتمام بھی کیجئے۔ اس کے لیئے زیادہ خرچ اور انتظام کی ضرورت نہیں۔ حسب استطاعت جو کچھ میسر ہو پیش کر دیجئے۔ مقصد رضائے الہٰی کا حصول ہونا چاہیئے۔ روزہ افطار کرانے کا بہت بڑا اجر ہے۔ محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

☆ "جو شخص کسی کا روزہ افطار کرائے اسے روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اور اسے جہنم کی آگ سے نجات دے گا۔"

(11) صرف رمضان کے فرض روزہ پر اکتفار نہ کریں۔ سال کے مختلف ایام میں نفل روزے بھی رکھیں تاکہ ان مقاصد کی یاد دہانی ہوتی رہے جن کے لیئے روزے فرض کیئے

گئے ہیں اور ساتھ ہی تزکیہ نفس اور تعمیر سیرت و کردار کا عمل بھی مسلسل جاری رہے۔ سال کے مقدس اور فضیلت والے دنوں کے علاوہ ہر ماہ ایام بیض یعنی (15,14,13) تاریخ اور ہو سکے تو ہفتے، پیر، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا اہتمام کریں۔ یہ نفلی روزے سارے سال کے گناہوں کا کفارہ اور قرب و رضائے الٰہی کا ذریعہ بنیں گے۔

اعتکاف کی فضیلت: رمضان المبارک برکات اور رحمتوں کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں اسرار عجیبہ کھلتے ہیں۔ انسان ہر لحہ مشاہدہ کرتا ہے۔ کائنات کے وسیع و عریض نظام میں غور و فکر کرتا ہے۔ فانوس لاہوتی ہے انسان اپنے دماغ کو روشن کراتا ہے۔ نقاش فطرت کی حسین و جمیل کائنات میں تفکر اور غور و خوض سے اس کا دل و دماغ اللہ کی یاد میں محو ہو جاتا ہے۔

اعتکاف کیا ہے؟: اعتکاف سے مراد کسی آدمی کا مسجد میں ٹھہرے رہنا اس نیت سے کہ وہ اس میں عبادت کرے۔ مسجد ایسی ہونی چاہیئے جس میں نماز پنجگانہ باجماعت ادا کی جاتی ہو۔

عورت کا اعتکاف: عورت بھی اعتکاف کر سکتی ہے لیکن مسجد میں نہیں بلکہ اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہو عورت اعتکاف کی نیت کرے پھر اسی جگہ پر ہر وقت رہے۔ ماسوائے بشری حاجات کے کسی کام کے لیئے اپنی جگہ سے اٹھ کر مکان کے صحن یا کسی دوسرے حصے میں نہ جائے۔ اگر گھر کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایسی جگہ بنائے اور پھر اس جگہ اعتکاف کرے۔

(۱) اعتکاف کی حال میں اسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے۔
(۲) اعتکاف کرنے والا فرشتوں کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح و تقدیس میں رہتا ہے۔
(۳) مسجد چونکہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے لہٰذا اعتکاف کرنے والا اللہ تعالیٰ کا مہمان تصور ہوتا ہے۔
(۴) اعتکاف کرنیوالا اپنا بدن اور تمام وقت اللہ کی عبادت میں صرف کر دیتا ہے۔
(۵) دنیا کے جھگڑوں اور گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ محبوب دو جہاں ﷺ کی مسلسل کئی مہینے غار حرا میں خلوت گزینی گویا آپ کا پہلا اعتکاف تھا۔ بندوں سے کٹ کر اور سب سے ہٹ کر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ اس اعتکاف کی حالت میں غار حرا میں حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی دفعہ وحی لے کر آئے اس لیئے آخری عشرہ اعتکاف باعث فضیلت ہے۔ اعتکاف رمضان المبارک میں

روحانی تربیت کا نام ہے۔

☆ حضرت عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "روزے دار کے لئے اعتکاف میں بیٹھنا مستحب ہے۔ اعتکاف اسی مسجد میں ہوتا ہے جس میں جماعت سے نماز پڑھی جاتی ہو۔ محبوب کریم ﷺ رمضان کے آخر عشرے کا اعتکاف کرتے تھے۔"

☆ دوران اعتکاف تلاوت قرآن پاک، سبحان اللہ والحمد اللہ اور لا الہ الااللہ کی کثرت تسبیح، محبوب کریم ﷺ پر درود و سلام اور اللہ تعالیٰ کے افعلا و صفات میں غور و فکر اللہ تعالیٰ کی قربت کا سبب ہیں۔ فضول گفتگو سے بچا جائے۔ معتکف کو ضرورت کے بغیر گوشہ خلوت سے باہر آنا جائز نہیں مثلاً غسل واجب ہو جائے تو غسل کے لئے آنا جائز ہے، یا کسی فتنہ میں پڑ جانے کا ڈر ہو یا سخت بیماری کا ڈر ہو یا ضرورت بشری۔

☆ محبوب کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص عشرہ رمضان میں اعتکاف کرے اس کو دو حج اور دو عمروں کا اجر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی رضا کے واسطے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ بنا دیتے ہیں جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔

اعتکاف کی قسمیں: اعتکاف کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) اعتکاف واجب (۲) اعتکاف سنت مؤکدہ (۳) اعتکاف مستحب

(۱) اعتکاف واجب نذر کا اعتکاف ہے۔ مثلاً کوئی شخص منت مان لے کہ میں اللہ تعالیٰ کے واسطے تین روز کا اعتکاف کروں گا یا یہ کہے کہ اگر یہ فلاں کام ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے واسطے دو دن کا اعتکاف کروں گا۔

(۲) رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں دس دن کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔ اس کی ابتداء میں رمضان المبارک کی شام یعنی غروب آفتاب کے وقت سے ہوتی ہے اور عید کا چاند نظر آتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ چاند چاہے انتیس تاریخ کا ہو یا تیس تاریخ کا دونوں صورتوں میں سنت ادا ہو جائے گی۔ اس اعتکاف کو سنت مؤکدہ علی الکفایہ بھی کہتے ہیں جس کا مطلب ہے کچھ لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے۔

(۳) سنت مؤکدہ اور واجب کے علاوہ سب اعتکاف مستحب ہیں اور سال کے تمام ایام میں اعتکاف جائز ہے۔

اعتکاف درست ہونے کی شرائط: (۱) مسلمان ہونا (۲) پاک صاف ہونا، عورتوں کے بارے میں یہ مسئلہ ہے کہ وہ نفاس وغیرہ سے پاک ہوں (۳) عاقل ہونا

(۴) نیت کا اعتکاف کرنا (۵) مسجد میں ہی قیام کرنا اور اعتکاف واجب کے لیئے روزہ بھی شرط ہے جس طرح اعتکاف سنت مئوکدہ میں روزہ فرض ہے۔

مستحب باتیں: اعتکاف میں مندرجہ ذیل باتیں مستحب ہیں۔
(ا) نیکی اور اچھی باتیں کرنا۔ (۲) قرآن حکیم کی تلاوت کرنا (۳) درود شریف کی کثرت (۵) دینی علوم پڑھنا اور ان کی تعلیم دینا (۵) وعظ اور نصیحت کرنا (٦) جامع مسجد میں اعتکاف کرنا

☆ اعتکاف واجب کے لیئے چونکہ روزہ کی شرط لازم ہے لہٰذا اس کا کم از کم وقت ایک دن ہے۔ رات کا اعتکاف یا چند گھنٹوں کا اعتکاف صحیح نہیں ہے۔ اعتکاف سنت مئوکدہ میں وقت اور معیاد رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے۔ جہاں تک نفلی اعتکاف کا تعلق ہے اس میں وقت کی کوئی شرط نہیں ہے۔ نفلی اعتکاف پانچ دس یا ۱۵ منٹ کا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ نکتہ غور طلب ہے کہ اگر مسجد شریف میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لی جائے تو روزانہ کئی اعتکافوں کا ثواب مل جاتا ہے۔ اس طرح مسجد میں زیادہ سے زیادہ وقت یاد الٰہی میں گزر سکتا ہے اور اس سے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے۔

☆ بشری ضرورت کے لیئے یا غسل فرض کے لیئے مسجد سے باہر نکلا جا سکتا ہے۔ جمعہ کی نماز کے لیئے زوال کے وقت سے یا اتنی دیر پہلے کہ جامع مسجد پہنچ کر خطبہ سے پہلے چار سنتیں پڑھ سکے نکلنا جائز ہے۔ آذان کہنے کے لیئے آذان کی جگہ پر خواہ وہ مسجد سے باہر ہو نکلنا جائز ہے۔ اگر اعتکاف کرنے والے نے یہ نیت کر لی تھی کہ نماز جنازہ کے لیئے جائے گا تو جائز ہے۔ اگر نیت نہیں کی تھی جائز نہیں ہے۔

☆ مسجد میں کھانا، پینا، سونا کوئی حاجت کی چیز خریدنا بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو نیز نکاح کرنا جائز ہے۔

☆ اعتکاف میں بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا مکروہ ہے۔ مسجد میں بلا ضرورت خرید و فروخت مکروہ ہے۔ لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنے سے اعتکاف مکروہ ہو جاتا ہے۔

☆ بعض صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔ مثلاً بلاعذر ارادۃً یا غلطی سے مسجد سے باہر نکلنا۔ کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا مثال کے طور پر پیشاب کے لیئے گیا اور گھر ٹھہر گیا۔ حالت اعتکاف میں صحبت کرنا۔ اعتکاف فاسد ہو جائے تو اعتکاف واجب کی قضا واجب ہو جاتی ہے۔ سنت اور نفل کی قضا واجب نہیں۔

☆ مشکوۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ محبوب کریم ﷺ

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلا لیا۔ پھر آپ ﷺ کی رحلت کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم ﷺ کے روبرو ہر سال ایک بار قرآن کریم پڑھا جاتا تھا اور جب آپ ﷺ رحلت فرما گئے ہیں۔ اس سال آپ کے روبرو قرآن پاک دوبارہ پڑھا گیا اور آپ ﷺ ہر سال میں دس دن اعتکاف فرماتے اور جس سال آپ ﷺ رحلت فرما گئے اس سال سے آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ محبوب کریم ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو بیمار کی بیمار پرسی چلتے چلتے فرماتے۔ ٹھہر کر عیادت نہ فرماتے۔ (بحوالہ ابوداؤد)

☆ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ محبوب کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب محبوب کریم ﷺ اعتکاف فرماتے تو آپ ﷺ کے لئے بچھونا بچھایا جاتا یا آپ ﷺ کے لئے آپ ﷺ کی چارپائی توبہ ستون کے پیچھے رکھی جاتی۔

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں فرمایا۔ وہ گناہوں سے بند رہتا ہے۔ نیکیاں کرنے والے کی طرح اس کی نیکیاں جاری کی جاتی ہیں۔

طریقہ نوافل شب قدر: دو رکعت نماز نفل ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد انا انزلنا ایک بار سورۃ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کو شب قدر کا ثواب حاصل ہوگا اور اس کو ایک شہر جنت میں دیا جائے گا جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہوگا۔ (1) محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص شب قدر میں دو رکعت نماز پڑھے' ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ سات مرتبہ بعد ختم نماز استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ ستر(۷۰) مرتبہ پڑھے تو یہ اپنے مصلے سے نہ اٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کے لئے جنت میں میووں کے درخت لگاتے رہیں' محل تعمیر کرتے رہیں' نہریں بناتے رہیں۔ یہ پڑھنے والا ان کو جب تک اپنی آنکھ سے خواب میں نہ دیکھ لے گا' اس وقت تک اس کو موت نہ آئے گی۔

آخر میں گذارش ہے کہ دعاؤں میں اگر مجھ ناچیز کو بھی شامل فرمائیں تو عین نوازش ہوگی۔ شکریہ

امیدوار شفاعت محبوب کریم ﷺ (ابوالقمر حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوری ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
☆	باعث تسکینِ دل و جان صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن